# قرض لی گئی رقم کو بغیر شرط کے زیادہ لوٹانا

**مجیب:** محمد عرفان مدنی عطاری

**فتوی نمبر:** WAT-1403

**تاریخ اجراء:** 24رجب المرجب1444ھ/16فروری2023ء

## دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

## سوال

اگر کسی نے 20 ہزار روپے کسی جاننے والے سے ادھار لئے جب اس نے واپس کئے تو 21 ہزار دیئے اپنی مرضی اور خوشی سے شکریے کے طور پر ایک ہزار زیادہ دیئے کہ مشکل وقت میں آپ نے ہمیں قرض دیا۔پہلے سے طے نہ تھا نہ قرض دینے والے کو پتہ تھا کہ مجھے کچھ زیادہ رقم ملے گی اور قرض لینے والے کی بھی قرض لیتے وقت کوئی نیت نہ تھی کہ واپس زیادہ دوں گا،اب اس میں شرعی حکم کیا ہے کیا وہ اوپر والا ایک ہزار روپیہ رکھنا جائز ہوگا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اگر قرض لیتے وقت صراحتا یا دلالتا(مثلا عادۃ معروف ہونا وغیرہ)کسی طرح زائد رقم لینا،دینا مشروط نہیں تھا، بعد میں قرض کی واپسی کرتے وقت قرض لینے والے نے اپنی خوشی سے،بغیر کسی جبر واکراہ کے،ایک ہزار روپے زائد دیئے تو یہ دینا شرعا درست ہے اور لینے والے کے لیے لینا بھی شرعا درست ہے۔

**نوٹ:** اس میں ایک بات کا لحاظ ضروری ہے کہ ایک ہزار جو زائد دیا جائے تو وہ علیحدہ سے دیا جائے،20ہزار کے ساتھ مخلوط(مکس)ومشاع(بغیر جدا کیے اکٹھا)نہ دیا جائے کہ مخلوط ومشاع دینے کی صورت میں ہبہ درست نہیں ہوگا اور لینے والا مالک نہیں ہوگا۔

فتاوی رضویہ میں ہے ”جبکہ زیادہ دینا نہ لفظاً موعود نہ عادۃ معہود،تو معنی ربا یقیناً مفقود خصوصاً جبکہ خود لفظوں میں نفی ربا کا ذکر موجود،بلکہ یہ صرف ایک نوع احسان وکرم ومروت ہے اور بیشک مستحب وثابت بہ سنت،لحدیث صحیح البخاری وصحیح مسلم وعن جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہما قال:"اتیت النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و کان لی علیہ دین فقضانی وزادنی (ملخصا)“ترجمہ: صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث کی وجہ سے کہ سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ

میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا میرا آپ پر کچھ قرض تھا آپ نے وہ ادا فرما دیا اور کچھ زیادہ بھی مجھے عنایت فرمایا۔۔۔

مگر محل اس کا وہاں ہے کہ یا تو وہ زیادت قابل تقسیم نہ ہو مثلاً ساڑھے نو روپے آتے تھے دس پورے دیئے کہ اب بقدر نصف روپے کی زیادتی ہے اور ایک روپیہ دوپارہ کرنے کے لائق نہیں یا قابل تقسیم ہو تو جدا کرکے دے، مثلاً دس آتے تھے وہ دے کر ایک روپیہ احساناً الگ دیا ان صورتوں میں وہ زیادتی بکر کے لئے حلال ہو جائے گی، اور اگر قابل تقسیم تھی اور یوں ہی مخلوط و مشاع دی مثلاً دس آتے تھے گیارہ یکمشت دیئے دس آتے میں اور ایک احساناً تو نہ ہبہ صحیح ہو گا نہ بکر اس زیادت کا مالک۔ عالمگیری میں ہے" رجل دفع الی رجل تسعۃ دراھم وقال ثلثۃ قضاء من حقک وثلثۃ ہبۃ لک وثلثۃ صدقۃ فضاع الکل یضمن ثلثۃ الھبۃ لانھا ھبۃ فاسدۃ ولا یضمن ثلثۃ الصدقۃ لان صدقۃ المشاع جائزۃ الا فی روایۃ کذا فی محیط السرخسی "(ترجمہ: ایک مرد نے دوسرے کو نو درہم دیئے اور کہا تین تیرے حق کی ادائیگی ہیں تین تیرے لئے ہبہ اور تین صدقہ ہیں، پھر سب ضائع ہو گئے تو ہبہ کے تین درہموں کا وہ ضامن ہو گا کیونکہ یہ فاسد ہبہ ہے اور صدقہ کے تین درہموں کا ضامن نہیں ہو گا کیونکہ صدقہ مشاع جائز ہے سوائے ایک روایت کے، محیط سرخسی میں یونہی ہے)"(فتاوی رضویہ، ج17، ص320تا322، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net